(محمد فریدا) (درجہ ثانیہ)

M. FAREED MUSTAFAI

فیضان النحو

شرح

هداية النحو

جامعہ صفہ اسلامیہ

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

خطبه الكتاب

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو کہ پالنے والا ہے تمام جہانوں کا اور اچھا انجام ہو پرہیزگاروں کا اور درود و سلام ہو اُسکے رسول ﷺ پر اور آپکی آل اور تمام اصحاب پر۔۔ حمدوصلوٰۃ کے بعد پس یہ کتاب مختصر ہے لکھی گئی ہے علمِ نحو میں جمع کیے ہیں میں نے اِس میں نحو کے مقاصد کو کافیہ کی ترکیب میں پر اِس حال میں کہ میں باب بنانے والا ہوں اور فصل بنانے والا ہوں واضح عبارت کے ساتھ مثالیں لاتے ہوئے اس کے تمام مسائل میں دلائل اور علّتوں سے تعرّض کیے بغیر تاکہ پریشان نہ ہو مبتدی کا ذھن مسائل کو سمجھنے سے اور میں نے نام رکھا ہے اس کتاب کا(**هداية النحو**) اُمید کرتے ہوئے کہ ہدایت دے گا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے طالبِ علموں کو اور میں نے مرتّب کیا ہے اِسکو ایک مقدّمے پر اور تین اَقسام پر اور ایک خاتمے پر بادشاہ غالِب اور دانا کی توفیق سے۔۔۔

سوال(۱): مقدمہ کی تعریف کیا ہے ؟

جواب: وہ معانی مخصوصہ جن پر مسائل کا شروع کرنا موقوف ہو۔

جیسے:تعریف،موضوع اور غرض و غایت۔

سوال(۲): مبادی کی تعریف کیا ہے ؟

جواب: وہ چیزیں جن پر مسائل کا شروع کرنا موقوف ہو۔

(نوٹ): یہاں مقدمہ سے مراد الفاظِ مخصوصہ ہے اور مبادی سے مراد معانی مخصوصہ ہے لہٰذا مطلب یہ ہوگا کہ الفاظِ مخصوصہ معانی مخصوصہ کے بیان میں ہے۔

سوال(۳): نحو کی تعریف کیا ہے ؟

جواب: **نحو کی تعریف:**

﴿اَلنَّحْوُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ یُّعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَوَاخِرِ الْكَلِمِ الثَّلَاثِ مِنْ حَيْثُ الْاِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ وَكَيْفِيَّةُ تَرْكِيْبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ.﴾

نحو جاننا ہے اُن کلمات کا جن کے ذریعے سے جانے جاتے ہیں تینوں کلموں کے آخر کے احوال اعراب و بناء کے اعتبار سے اور بعض کلمات کو بعض کے ساتھ جوڑنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے.

~~﴿اَلْمُقَدَّمَةُ فِى الْمَبَادِي﴾~~ ۴۸

سوال(۴): علمِ نحو کی غرض کیا ہے ؟

جواب: **علمِ نحو کی غرض:**

﴿صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ اللَّفْظِيِّ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ﴾

ذھن کو لفظی غلطی سے بچانا کلامِ عرب میں.

☆ کلام کے مزید نام:

کلام کو جُملہ بھی کہتے ہیں نیز مرکب تام اور مرکب اسنادی اور مرکب مفید بھی کہتے ہیں۔

سوال(۲۰): کلام بننے کے عقلی طور پر کتنے احتمالات ہیں اور ان میں سے کتنوں سے کلام بنتا ہے نیز وجہ بھی تحریر کریں ؟

جواب: کلام بننے کے عقلی طور پر چھ احتمالات ہیں:

(۱): کلام یا تو دو اسموں سے ملکر بنے گا۔

(۲): کلام یا تو دو فعلوں سے ملکر بنے گا۔

(۳): کلام یا تو دو حرفوں سے ملکر بنے گا۔

(۴): کلام یا تو ایک اسم اور ایک فعل سے ملکر بنے گا۔

(۵): کلام یا تو ایک فعل اور ایک حرف سے ملکر بنے گا۔

(۶): کلام یا تو ایک اسم اور ایک حرف سے ملکر بنے گا۔

کلام صرف دو اسم سے ملکر بنے گا یا ایک اسم اور ایک فعل سے ملکر بنے گا کیونکہ مُسند اور مُسند الیہ ایک ساتھ ان دو صورتوں میں ہی پایا جاتا ہے اِس کے علاوہ کسی بھی صورت میں مُسند اور مُسندالیہ ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے۔

سوال(۷): اسم کی تعریف اور اُسکی علامتیں مثالوں کے ساتھ بتائیں ؟

جواب: **اسم کی تعریف:**

اسم وہ کلمہ ہے جو دلالت کرتا ہے اپنے معنٰی پہ بذاتِ خود اِس حال میں کہ ملا ہوا نہ ہو تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ جیسے: رَجُلٌ اور عِلْمٌ ۔

☆ **اسم کی علامتیں:**

(۱): اِخبار عنہ کا صحیح ہونا جیسے: ﴿زَيْدٌ قَائِمٌ﴾

(۲): مضاف ہونا جیسے: ﴿غُلَامُ زَيْدٍ﴾

(۳): لامِ تعریف کا داخل ہونا جیسے: ﴿اَلرَّجُلُ﴾

(٤): جر کا داخل ہونا جیسے: ﴿بِزَيْد﴾

(٥): تنوین کا داخل ہونا جیسے: ﴿مُحَمَّدٌ﴾

(٦): تثنیہ ہونا جیسے: ﴿رَجُلَانِ﴾

(۷): جمع ہونا جیسے: ﴿رِجَالٌ﴾

(۸): موصوف ہونا جیسے: ﴿رَجُلٌ قَائِمٌ﴾

(۹): مُصغّر ہونا جیسے: ﴿ رُجَيْلٌ﴾

(۱۰): منادٰی ہونا جیسے: ﴿يَا زَيْدُ﴾

سوال(۸): ﴿فَإِنَّ كُلَّ هٰذِهِ خَوَاصُ الْاِسْمِ:﴾

مذکورہ بالاعبارت ایک سوالِ مقدر کا جواب ہے

سوال یہ ہے کہ اسم کی بعض علامتیں وہ ہیں جو بعض اسموں میں نہیں پائی جاتیں جیسے تنوین ، اسمائے اشارات ، موصولات اور مضمرات پر داخل نہیں ہوتی اِسی طرح الف لام ، ضمیر اور اسمِ اشارہ پر داخل نہیں ہوتا تو مصنّف کا یہ کہنا کیسے دُرست ہوگا کہ یہ سب اسم کی علامتیں ہیں حالانکہ ~~یہ سب اسم کی علامتیں ہیں حالانکہ~~ کسی شئے کی علامت وہ ہوتی ہے جو اُس شئے سے جُدا نہ ہو ؟

جواب: یہاں پر علامت خاصّہ کے معنٰی میں ہے۔

☆ خاصہ کی تعریف:

کسی شئے کا خاصہ وہ ہوتا ہے جو اُس شئے میں پایا جائے اور اُس کے غیر میں نہ پایا جائے پھر خاصہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) خاصہ شاملہ (۲) خاصہ غیرِ شاملہ

☆ خاصہ شاملہ:

خاصہ شاملہ وہ ہوتا ہے جو اُس کے تمام اَفراد میں پایا جائے جیسے: ﴿ضَاحِكْ بِالْقُوَّةِ﴾ انسان کے لیے۔

سوال(۲۱): ﴿فَاِنْ قِيلَ قَدْ نُوقِضَ بِالنِّدَاءِ نَحوُ يَازَيْدُ﴾

اعتراض: اِس عبارت کے ذریعے سے ایک اعتراض کیا گیا اعتراض یہ ہے کہ کلام یا تو دو اسموں سے ملکر بنے گا یا ایک اسم اور ایک فعل سے ملکر بنے گا بلکہ اِن دو صورتوں کے ساتھ تیسری صورت یعنی ایک اسم اور ایک حرف سے بھی کلام بنتا ہے۔

جیسے: ﴿یَا زَیْدُ﴾۔

جواب: یَا زَیْدُ نُحات کے نزدیک متفقہ طور پر کلام ہے لیکن یہ ایک اسم اور ایک حرف سے ملکر نہیں بنا بلکہ ایک اسم اور ایک فعل سے ملکر بنا ہے کیونکہ یَا زَیْدُ میں یَا اَدْعُوْا یا یَا اَطْلُبُ فعل کے قائم مقام ہے اور اَدْعُوْا اور اَطْلُبُ فعل ہے اِس میں اَنَا ضمیر اسم ہے اور زَیْدًا مفعول بہ واقع ہورہا ہے۔

سوال(۲۲): اسمِ مُعْرب کی تعریف مثالوں کے ساتھ تحریر کریں؟

جواب: **اسمِ معرب :**

ہر وہ اسم ہے جو مرکب ہو اپنے غیر کے ساتھ اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو جیسے: ﴿قَامَ زَیْدٌ﴾ میں زید ترکیب میں واقع نہ ہونے کیوجہ سے اور نہ ہی ھٰؤُلَآءِ قَامَ ھٰؤُلَآءِ میں مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت پائے جانے کیوجہ سے۔

سوال(۱۲): ﴿فَإِنَّ كُلَّ هٰذِهٖ خَوَاصُ الْفِعْلِ :﴾

مذکورہ بالاعبارت ایک سوالِ مقدر کا جواب ہے

سوال یہ ہے کہ فعل کی بعض علامتیں وہ ہیں جو بعض فعلوں میں نہیں پائی جاتیں جیسے ضمیر بارز مرفوع متصل مضارع ، امر اور نہی میں نہیں پائی جاتیں تو مصنّف کا یہ کہنا کیسے دُرست ہوگیا کہ یہ سب فعل کی علامتیں ہیں جبکہ کسی شئے کی علامت وہ ہوتی ہے جو اُس شئے سے جُدا نہ ہو ؟

جواب: یہاں پر علامت خاصّہ کے معنٰی میں ہے۔

☆ **خاصہ کی تعریف:**

کسی شئے کا خاصہ وہ ہوتا ہے جو اُس شئے میں پایا جائے اور اُس کے غیر میں نہ پایا جائے پھر خاصہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) خاصہ شاملہ (۲) خاصہ غیرِ شاملہ

☆ **خاصہ شاملہ:**

خاصہ شاملہ وہ ہوتا ہے جو اُس کے تمام اَفراد میں پایا جائے جیسے: ﴿ضَاحِكٌ بِالْقُوَّةِ﴾ انسان کے لیے۔

سوال(۴۴): عدل کا لُغوی معنٰی اور اصطلاحی معنٰی تحریر کریں ؟

جواب: **عدل کا لُغوی معنٰی:**

(۱) اِلٰی کے ساتھ مائل ہونا (۲) عَنْ کے ساتھ اعراض کر

(۳) فِیْ کے ساتھ پھیرنا (۴) بَیْنَ کے ساتھ برابری کرنا

(۵) مِنْ کے ساتھ دُور کرنا

☆ **عدل کا اصطلاحی معنٰی:**

کسی لفظ کا اپنے اصلی صیغہ سے دوسرے صیغہ میں تبدیل ہونا بغیر کسی صرفی قانون کے بشرط یہ کہ مادّہ بھی باقی ہو۔

سوال(۴۵): عدل کے اوزان بتائیں نیز عدل وزنِ فعل کے ساتھ کیوں جمع نہیں ہوسکتا ؟

جواب: **عدل کے اوزان:**

عدل کے اوزان چھ (۶) ہیں۔

(۱) فُعَالُ جیسے ثُلَاثُ (۲) مَفْعَلُ جیسے مَثْلَثُ (۳) فُعَلُ جیسے عُمَرُ

(۴) فَعَلِ جیسے اَمْسِ (۵) فَعَلُ جیسے سَحَرُ (۶) فَعَالُ جیسے قَطَامُ

☆ **عدل وزنِ فعل کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتا:**

عدل وزنِ فعل کے ساتھ جمع اس لیے نہیں ہوسکتا عدل کے اوزان میں سے کوئی بھی وزنِ فعل نہیں۔

سوال(۱۱): فعل کی تعریف اور فعل کی علامتیں مثالوں کے ساتھ بیان کریں ؟

جواب: **فعل کی تعریف:**

﴿حَدُّ الْفِعْلِ كَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِيْ نَفْسِهَا د
مُقْتَرِنَةً بِزَمَانٍ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى كَضَرَبَ ، يَضْرِبُ ، اِضْرِبْ﴾

فعل ایسا کلمہ ہے جو دلالت کرتا ہے اپنے معنی
بذاتِ خود ایسی دلالت کہ ملا ہوا ہو اُس کا معنی کسی زمانے
ساتھ جیسے: ﴿ضَرَب ، يَضْرِبُ ، اِضْرِبْ﴾ ۔۔

☆ **فعل کی علامتیں:**

(۱): اِخبار بہ کا صحیح ہونا نہ کہ عنہ کا جیسے: ﴿قَامَ زَيْدٌ﴾

(۲): سین کا داخل ہونا جیسے: ﴿ سَيَقُوْلُ﴾

(۳): قَدْ کا داخل ہونا جیسے: ﴿قَدْ ضَرَبَ﴾

(٤): سَوْفَ کا داخل ہونا جیسے: ﴿سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾

(٥): جزم کا داخل ہونا جیسے: ﴿لَمْ يَضْرِبُ﴾

(٦): ماضی اور مضارع کی طرف پھرنا اور اسکا امر اور نہی کا

(۷): ضمیرِ بارز مرفوع متصلہ جیسے: ﴿ضَرَبْتُ﴾

(۸): تاء تانیث ساکنہ کا ہونا جیسے: ﴿اِقْتَرَبَتْ﴾

سوال(~~۳۲~~ 31): مُفرد منصرف صحیح ، مُفرد منصرف ، جاری مجرائے صحیح اور جمع مُکسّر منصرف کا اِعراب تحریر کریں ؟

جواب: مُفرد منصرف صحیح ، مُفرد منصرف ، جاری مجرائے صحیح اور جمع مُکسّر منصرف کا اِعراب یہ ہے۔

☆حالتِ رفعی ضمّہ کے ساتھ جیسے: ﴿جَائَنِی زَیْدٌ وَ دَلْوٌ وَ ظَبْیٌ وَ رِجَالٌ﴾

☆حالتِ نصبی فتحہ کے ساتھ جیسے: ﴿رَأَیْتُ زَیْدًا وَدَلْوًا وَظَبْیًا وَ رِجَالًا﴾

☆حالتِ جرّی کسرہ کے ساتھ جیسے:﴿مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَدَلْوٍ وَظَبْیٍ وَرِجَالٍ﴾

سوال(~~۳۳~~ 32):جمع مؤنث سالم کی تعریف لکھتے ہوئے اُس کا اِعراب مثالوں کے ساتھ تحریر کریں ؟

جواب: **جمع مؤنّث سالم :**

جمع مؤنّث سالم وہ ہے جس کے آخر میں الف اور تاء ہو چاہے اِس کا مُفرد مذکر ہو جیسے:﴿مَرْفُوْعَاتٌ﴾ چاہے مؤنّث ہو جیسے:﴿مُسْلِمَاتٌ﴾۔

☆ **اِعراب :**

حالتِ رفعی میں ضمّہ کے ساتھ جیسے:﴿هُنَّ مُسْلِمَاتٌ﴾

حالتِ نصبی میں کسرہ کے ساتھ جیسے:﴿رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ﴾

حالتِ جَرّی میں کسرہ کے ساتھ جیسے:﴿مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ﴾

سوال(۱۰): اسم کی وجہء تسمیہ میں بصریوں اور کوفیوں کا اختلاف بتائیں نیز مصنّف کا مؤقف بھی بیان کریں ؟

جواب: **بصریوں کا مؤقف:** بصریوں کے نزدیک اِسْمٌ اصل میں سِمْوٌ تھا واؤ پر ضمّہ ثقیل تھا ضمہ کو گرادیا پھر واؤ اور نون میں التقائے ساکنین ہوا تھا تو واؤ کو گراکر اِسکے عوض شروع میں ہمزہ لائے پھر سین کو تخفیفًا ساکن کردیا تو اِسْمٌ ہوگیا اور سِمْوٌ کا معنٰی بلندی ہے اور یہ اپنی دونوں قسیموں یعنی فعل اور حرف پر بلند ہوتا ہے اس طور پر کہ دو اسموں سے کلام بن جاتا ہے جبکہ دو فعلوں اور دو حرفوں سے کلام نہیں بنتا۔

☆ **کوفیوں کا مؤقف:** کوفیوں کے نزدیک اِسْمٌ اصل میں وِسْمٌ تھا اِشَاحٌ والے قاعدے کے تحت واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا اِسْمٌ ہوگیا اور وِسْمٌ کا معنٰی علامت ہے کیونکہ اسم بھی اپنے معنٰی پر علامت ہوتا ہے اس لیے اُسے اِسْمٌ کہتے ہیں۔

☆ **مصنف کا نظریہ:** مصنف کے نزدیک بصریوں کا مؤقف درست ہے اور کوفیوں کا مؤقف درست نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ فعل بھی اپنے معنی پر علامت ہوتا ہے تو اسے بھی اسم کہنا چاہیے تھا حالانکہ ایسا کوئی نہیں کہتا۔

سوال(۳۳): غیر مُنصرف کی تعریف کریں اور اُس کا اِعراب بیان کریں ؟

جواب: **غیرِ مُنصرف :**

غیرِمُنصرف وہ ہے جِس میں اَسبابِ منع الصَّرف کے دو سبب پائے جائیں یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو جیسے:﴿عُمَرُ﴾

☆ **اِعراب :**

حالتِ رفعی میں ضمّہ کے ساتھ جیسے:﴿جَائَنِی عُمَرُ﴾

حالتِ نصبی میں فتحہ کے ساتھ جیسے:﴿رَأَیْتُ عُمَرَ﴾

حالتِ جرّی میں فتحہ کے ساتھ جیسے:﴿مَرَرْتُ بِعُمَرَ﴾

سوال(۳۶): اَسمائے ستّہ مکبرہ موحّدہ مضاف بیائے غیرِ متکلّم کی وضاحت کرتے ہوئے اُن کا اِعراب بیان کریں ؟

جواب: **اَسمائے ستّہ مکبرہ موحّدہ مضاف بیائے غیرِ متکلّم:**

ستّہ کے معنٰی چھ ہیں چونکہ یہ اسم بھی چھ ہیں اس لیے اِن کو ستّہ کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) اَخُوْکَ (۲) اَبُوْکَ (۳) حَمُوْکِ

(۴) هَنُوْکَ (۵) فُوْکَ (۶) ذُوْمَالٍ

☆ **خاصہ غیرِ شاملہ:**

کسی شئے کا خاصہ غیرِشاملہ وہ ہوتا ہے جو اُس کے بعض اَفراد میں پایا جائے جیسے:﴿ضَاحِكٌ بِالْفِعْلِ﴾انسان کے لیے۔

یہاں خاصہ سے مُراد خاصہ غیرِشاملہ ہے تو مطلب ہوگا کہ یہ علامتیں خاصہ غیرِشاملہ ہیں جو فعل و حرف میں نہیں پائی جاتیں لیکن ان تمام علامات کا تمام اسماء میں پایا جانا بھی ضروری نہیں بلکہ کوئی علامت بعض اسم اور کوئی علامت بعض دوسرے اسماء میں پائی جاتی ہیں۔

سوال(۹): اِخبار عنہ کا معنٰی ھدایۃ النحو کی روشنی میں بیان کریں نیز وجہ بھی بتائیں ؟

جواب: **اخبار عنہ کا معنٰی:**

اخبارِ عنہ کا معنٰی یہ ہے کہ وہ محکومِ علیہ ہو اس لیے کہ صرف مبتداء مخبر عنہ بن سکتا ہے فاعل اور نائبِ فاعل مخبر عنہ نہیں بن سکتے اس لیے مخبر عنہ کو محکوم علیہ کے معنٰی میں کیا تاکہ مخبر عنہ فاعل ، نائبِ فاعل اور مبتداء سب کو شامل ہوجائے۔

سوال (۲۳): اسمِ معرب کا دوسرا نام بتائیں؟

جواب: اسمِ معرب کا دوسرا نام اسمِ متمکن ہے۔

سوال (۲۴): معرب کا حکم مثالوں کے ساتھ تحریر کریں؟

جواب: معرب کا حکم یہ ہے کہ بدل جائے اُس کا آخر عوامل کے بدلنے سے لفظی طور پر جیسے:﴿ جَآئَنِیْ زَیْدٌ ، رَأَیْتُ زَیْدًا ، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ﴾ یا تقدیری طور پر بدل جائے جیسے:﴿ جَـآئَـنِـیْ مُوْسٰی ، رَأَیْتُ مُوْسٰی ، مَرَرْتُ بِمُوْسٰی ﴾۔

سوال (۲۵): اِعراب کی تعریف مثالوں کے ساتھ تحریر کریں؟

جواب: اِعراب وہ ہے جس کیوجہ سے بدل جائے معرب کا آخر جیسے: ضمّہ ، فتحہ اور کسرہ اور واو ، الف اور یاء۔

سوال (۲۶): اسم کے اِعراب کتنے ہیں؟

جواب: اسم کے اعراب تین ہیں۔(۱) رفع (۲) نصب (۳) جر ۔

سوال (۲۷): عامل کی تعریف کرتے ہوئے اعراب کا محل بتائیں؟

جواب: عامل وہ ہے جسکی وجہ سے رفع ، نصب یا جر آئے۔

☆محلِ اعراب:

اسم کے اعراب کا محل وہ آخری حرف ہے۔

☆ **حرف کی علامتیں:**

(۱): اخبارِ عنہ کا صحیح نہ ہونا۔

(۲): اخبارِ بہ کا صحیح نہ ہونا۔

(۳): اسم کی علامتوں کو قبول نہ کرنا۔

(۴): فعل کی علامتوں کو قبول نہ کرنا۔

سوال(۱۶): حرف کے فوائد مثالوں کے ساتھ تحریر کریں ؟

جواب: حرف کا ایک فائدہ ربط پیدا کرنا ہے۔

☆ ربط کبھی دو اسموں کے درمیان ہوگا جیسے:﴿زَیۡدٌ فِیۡ الدَّارِ﴾۔

☆ ربط کبھی دو فعلوں کے درمیان ہوگا جیسے:﴿اُرِیۡدُ اَنۡ تَضۡرِبَ﴾۔

☆ ربط کبھی ایک اسم اور ایک فعل کے درمیان ہوگا۔

جیسے:﴿ضَرَبۡتُ بِالۡخَشَبَۃِ﴾۔

☆ ربط کبھی دو جملوں کے درمیان ہوگا جیسے:﴿اِنۡ جَآءَ نِیۡ زَیۡدٌ اَکۡرَمۡتُہٗ﴾

سوال(۱۷): حرف کی وجہء تسمیہ تحریر کریں ؟

جواب: حرف کا لُغوی معنٰی کنارہ ہے اور چونکہ حرف کلام کے کنارے پر واقع ہوتا ہے اس لیے اُسے حرف کہتے ہیں۔

سوال(۱۸): ﴿ لَيْسَ مَقْصُوْدًا بِالذَّاتِ مِثْلُ الْمُسْنَدِ وَ مُسْنَدُ اِلَيْهِ ﴾

یہ عبارت ایک سوالِ مقدر کا جواب ہے سوال یہ ہے کہ آپ نے کہا حرف ہمیشہ کنارے پر واقع ہوتا ہے ہم یہ بات تسلیم نہیں کرتے کیونکہ زَيْدٌ فِيْ الدَّارِ میں فِيْ کلام کے درمیان میں واقع ہوا نہ کہ کنارے پر۔

جواب: کنارے سے مُراد یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ کنارے پر واقع ہو بلکہ کنارے سے مُراد یہ ہے کہ حرف مُسند اور مُسند الیہ کی طرح مقصود بالذات نہیں ہوتا۔

سوال(۱۹): کلام اور اسناد کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھتے ہوئے بتائیں کہ کلام کے مزید کتنے نام ہیں ؟

جواب: **کلام کی تعریف:**

کلام وہ لفظ ہے جو مُشتمل ہو دو کلموں ~~کے ساتھ~~ اسناد ~~پر~~ کے ساتھ جیسے: ﴿زَيْدٌ قَائِمٌ﴾۔

☆ **اسناد کی تعریف:**

اسناد نسبت دینا ہے دو کلموں میں سے ایک کو دوسرے کی طرف اِس حیثیت سے کہ وہ نسبت مخاطب کو فائدہ تامّہ دے جس پر سکوت صحیح ہو جیسے: ﴿زَيْدٌ قَائِمٌ اور قَامَ زَيْدٌ﴾۔

(۱) مستثنٰی متصل:

مستثنٰی متصل وہ ہے جسے خارج کیا گیا ہو شئے متعدد سے اِلّا اور اُسکے نظائر کے ذریعے سے جیسے:﴿جَائَنِيْ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا﴾۔

(۲) مستثنٰی منقطع:

مستثنٰی منقطع وہ ہے جسے اِلّا اور اُسکے نظائر کے بعد ذکر کیا گیا ہو اِس حال میں کہ اُسے شئے متعدّد سے خارج نہ کیا گیا ہو اُسکے مستثنٰی منہ میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے۔

جیسے:﴿جَائَنِيْ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا﴾۔

☆ **مستثنٰی کے الفاظ:**

مستثنٰی کے الفاظ گیارہ ہیں۔

(۱) اِلّا (۲) غَيْرَ (۳) سِوٰی (۴) سِوَاءُ (۵) حَاشَا (۶) خَلَا (۷) عَدَا (۸) مَاخَلَا (۹) مَاعَدَا (۱۰) لَيْسَ (۱۱) لَا يَكُوْنُ۔

سوال(۱۰۸): مُستثنٰی پر نصب کب واجب ہوتا ہے مثالوں کے ساتھ تحریر کریں ؟

جواب: نو (۹) مقام ایسے ہیں جہاں مُستثنٰی پر نصب واجب ہوتا ہے۔

(۱) مستثنٰی متصل ہو اِلّا کے بعد واقع ہو اور کلامِ موجب میں ہو جیسے:﴿جَائَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا﴾۔

سوال(۱۴): فعل کی وجہء تسمیہ بیان کریں ؟

جواب: **فعل کی وجہ تسمیہ:**

فعل کو اس لیے فعل کہتے ہیں کہ اس کی اصل کا نام فعل ہے یعنی فعل جس سے مشتق ہے اور وہ مصدر ہے اسے لغت میں فعل کہتے ہیں اسی اصل کا نام اٹھا کے فرع کو دے دیا اِس کو ﴿تسمیة الْفَرْعِ بِاِسْمِ اَصْلِهٖ﴾ کہتے ہیں اور مصدر کو لغت میں فعل اس لیے کہتے ہیں کہ حقیقت میں فاعل کا جو فعل ہے وہ مصدر ہی ہے۔

سوال(۱۵): حرف کی تعریف اور حرفِ مِنْ کا معنیٰ ھدایۃ النحو کی روشنی میں تحریر کریں نیز علامتیں بھی بیان کریں ؟

جواب: **حرف کی تعریف:**

حرف وہ کلمہ ہے جو دلالت نہ کرے اپنے معنٰی پر بذاتِ خود بلکہ دلالت کرے غیر کے ملانے کو ساتھ۔

☆ **حرف مِنْ کا معنٰی:**

حرفِ مِنْ کا معنٰی ابتداء ہے وہ دلالت نہیں کرتا اپنے معنٰی پر مگر اس چیز کے ذکر کے بعد جس سے ابتداء ہو۔جیسے: ﴿بَصَرَةٌ﴾ اور ﴿كُوْفَةٌ﴾ مثال کے طور پر ﴿سِرْتُ مِنَ الْبَصَرَتِ اِلىٰ الْكُوْفَةِ﴾۔

سوال(۱۰۵): کیا تمیز غیرِ مقدار سے بھی ابہام کو دور کرتی ہے ؟

جواب: تمییز غیرِ مقدار سے بھی ابہام کو دور کرتی ہے۔

جیسے:﴿هٰذَا خَاتَمٌ حَدِيْدًا﴾ اور ﴿هٰذَا سِوَارٌ ذَهَبًا﴾ لیکن یہ عام طور جرّ کے ساتھ ہوتا ہے اضافت کیوجہ سے جیسے:﴿هٰذَا خَاتَمُ حَدِيْدٍ﴾۔

سوال(۱۰۶): کیا تمییز جملے کے بعد واقع ہوتی ہے ؟

جواب: تمییز کبھی جملہ یا شبہ جملہ کے بعد واقع ہوتی ہے اور اُس جملہ یا شبہ جملہ کی نسبت میں جو ابہام ہوتا ہے تمییز اُسے دور کردیتی ہے

جیسے:﴿طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا اَوْ عِلْمًا اَوْ اَبًا﴾۔

سوال(۱۰۷): مستثنیٰ کی تعریف کرتے ہوئے اُسکی قسمیں مثالوں کے ساتھ سپردِ قلم کریں نیز مستثنیٰ کے الفاظ بھی بیان کریں؟

جواب: **مستثنٰی کی تعریف :**

مستثنیٰ وہ لفظ ہے جسے ذکر کیا جائے اِلّا اور اُسکے نظائر کے بعد تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کے منسوب نہیں ہے اُسکی طرف جو منسوب ہے اُسکے ماقبل کی طرف۔

☆مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں :(ا)مستثنیٰ متصل (۲)مستثنیٰ منقطع۔

☆ **خاصہ غیرِ شاملہ:**

کسی شئے کا خاصہ غیرِ شاملہ وہ ہوتا ہے جو اُس کے بعض اَفراد میں پایا جائے جیسے: ﴿ضَاحِكٌ بِالْفِعْلِ﴾ انسان کے لیے۔

یہاں خاصہ سے مُراد خاصہ غیرِ شاملہ ہے تو مطلب ہوگا کہ یہ علامتیں خاصہ غیرِ شاملہ ہیں جو اسم اور حرف میں نہیں پائی جاتیں لیکن ان تمام علامات کا تمام افعال میں بھی پایا جانا بھی ضروری نہیں بلکہ کوئی علامت بعض فعل میں اور کوئی علامت بعض دوسرے فعل میں پائی جاتی ہیں۔

سوال(۱۳): اخبار بہ کا معنٰی کیا ہے ؟

جواب: **اخبار بہ کا معنٰی:**

اخبارِ بہ کا معنٰی یہ ہے کہ وہ محکومِ بہ ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ اخبار بہ ماضی اور مضارع ہوتا ہے جبکہ امر اور نہی اخبار بہ نہیں بن سکتے کیونکہ امر اور نہی انشاء کی اقسام میں سے ہیں اسی لیے اخبار بہ کو محکومِ بہ کے معنٰی میں کیا تاکہ امر اور نہی بھی اس میں شامل ہوجائیں۔

سوال(۴۶): عدل کی کتنی اور کون کون سی قِسمیں ہیں ؟
جواب: عدل کی دو قسمیں ہیں (۱) عدلِ تحقیقی (۲) عدلِ تقدیری۔

☆ **عدلِ تحقیقی:**

اسم کے خُروج کا ایسے معدول عنہ سے اعتبار کریں جو خارج میں موجود اور مُحقّق ہو معدول عنہ کے خارج میں موجود ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسمِ معدول کے غیرمنصرف ہونے کے علاوہ کوئی اور دلیل معدول عنہ کے وُجود پر دلالت کرے۔

☆ **عدلِ تقدیری:**

اسم کے خروج کا ایسے معدول عنہ سے اعتبار کریں جو خارج میں موجود اور مُحقّق نہ ہو بلکہ مفروض اور مُقدّر ہو معدول عنہ کے مفروض اور مُقدّر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسمِ معدول کے غیرمنصرف پڑھے جانے کے علاوہ کوئی اور مُستقل دلیل معدول عنہ کے وجود پر دلالت نہ کرے بلکہ اُسکا غیرمنصرف پڑھا جانا ہی اُسکے معدول ہونے کی دلیل ہو اِس بات کی دلیل ہوکہ اُسکا کوئی معدول عنہ موجود ہے۔

سوال(۲۸): عامل ، معرب ، اعراب اور محلِ اعراب کی مثالیں تحریر کریں ؟

جواب: ﴿قَامَ زَیْدٌ﴾ میں قَامَ عامل ہے زَیْدٌ معرب ہے ضمّہ اعراب ہے اور دال محلِ اعراب ہے۔

سوال(۲۹): کلامِ عرب میں کتنی چیزیں معرب ہیں ؟

جواب: کلامِ عرب میں معرب صرف دو ہی چیزیں معرب ہیں۔

(۱) اسمِ متمکن (۲) فعلِ مضارع

سوال(۳۰): صحیح اور جاری مجرائے صحیح کی تعریف مثالوں کے ساتھ تحریر کریں ؟

جواب: **صحیح کی تعریف :**

نُحات کے نزدیک صحیح وہ ہے جس کے آخر میں حرفِ علّت نہ ہو جیسے:﴿زَیْدٌ﴾۔

☆ **جاری مجرائے صحیح :**

جاری مجرائے صحیح وہ ہے جِس کے آخر میں واو یا یاء ہو اور اُن دونوں کا ماقبل ساکن ہو جیسے:﴿دَلْوٌ﴾ اور ﴿ظَبْیٌ﴾۔

ظبی

سوال(۱۲۱): بنوتمیم مــا اور لا کو عامل بناتے ہیں یا نہیں مثال کے سپرد قرطاس کریں ؟

جواب: اھلِ حجاز مــاولا الــمُشَبّھتین بلَیس کو عامل بناتے ہیں جبکہ ان دونوں کبھی بھی عامل نہیں بناتے اور اس پر دلیل یہ شعر بنوتمیم کے شاعر نے کہا۔﴿وَمُھَفھَفٍ کَالغُصنِ قُلْتُ لَہٗ انتَسِبْ﴾

﴿فَاَجَابَ مَاقَتْلُ الْمُحِبّ علٰی الْمُحِبّ حَرَامٌ﴾۔

اس شعر میں حَــرَامٌ ،مَــا کے بعد واقع ہوا جوکہ مسند ہے اور اس نے رفع دیا اگر مَا عمل کرتا اس پر نصب آتا۔